بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ / منگل ۱۸ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ ۲۵ اخاء ۱۳۶۲ ہش ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت
کے متعلق تازہ اطلاع

(۲۴ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

عام طبیعت بہتر ہے کمزوری بہت زیادہ ہے

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین

اسلام کی فتح کے دن قریب آرہے ہیں اور میں اسکے قدموں کی چاپ سُن رہا ہوں

اپنے دلوں کو بدلیں، عبادت میں شغف اور نوعِ انسانی کے ساتھ ہمدردی کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کریں

فجی میں خدا تعالیٰ نے اپنے غیر معمولی فضلوں سے نوازا اور تائید و نصرت کے پُرکیف نظارے دکھائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے اختتامی خطاب

ربوہ ۲۳ اخاء / اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۳۹ ویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اپنے حالیہ دورہ مشرق بعید کے ضمن میں فجی کے ایمان افروز حالات بیان فرمائے اور احبابِ جماعت پر زور دیا کہ وہ پابندی سے نماز باجماعت کا التزام کریں اور بنی نوع انسان سے محبت اور ہمدردی کو اپنا شعار بنائیں۔ حضور نے فرمایا اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے آپ کا ذاتی تعلق پیدا ہوگا۔ حضور نے پُرجلال انداز میں فرمایا خدا کی قسم میں اسلام کی فتح کے قدموں کی چاپ سُن رہا ہوں اس لئے آپ اپنے دل بدلیں اور اسی لئے میں آپ کو اس کی بار بار تلقین کر رہا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ کا یہ ایمان افروز اور ولولہ انگیز خطاب سنکر احباب کرام پر وجد کی حالت طاری ہوگئی۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں حاضرین پر ایسی درد اور رقت کی حالت طاری ہوئی کہ مقام اجتماع کا ماحول سسکیوں کی درد انگیز آوازوں سے گونجنے لگا۔ دل پگھل پگھل کر آستانہ الٰہی پر بہہ پڑے۔ بعض احباب دعا ختم ہونے کے بعد بھی اپنی رقت پر قابو نہ پا سکے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات پر شکر کا حق ادا کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔ ہاں اللہ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کا شکر ادا کرنا انسان پر فرض ہے۔ یہ ہجوم جو اجتماع میں شرکت کے لئے بہت بڑی تعداد میں یہاں پہنچا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے ایک عظیم احسان کو آشکار کر رہا ہے۔ اس نے دلوں کو اللہ کی طرف اور مائل کر دیا ہے اور ہمارے سینوں کو شکر کے جذبات سے بھر دیا ہے۔

حضور نے اپنے دورہ مشرق بعید کے ضمن میں فجی کے ملک کے حالات بیان فرمائے۔ حضور نے ملک کی جغرافیائی اور اقتصادی صورت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور فرمایا یہ امن پسند سادہ اور بے تکلف لوگ ہیں۔ بہت پیار کرنے والے ہیں۔ ان میں آپس میں کوئی منافرتیں نہیں ملتیں۔ سوائے جماعت احمدیہ کی مخالفت کے اور اس کا ہمیں اس لئے فکر نہیں کہ یہ ہمارا مقدر ہے اور ہماری صداقت کا ثبوت ہے۔ اور یہ وہ چیز ہے جس پر اہل فجی کا کوئی اختیار نہیں۔ حضور نے اس مخالفت کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ سارے ملک میں بڑے منظم طور پر ہماری مخالفت کی گئی۔ آغاز میں ہی پہلے کوشش کی گئی کہ امام جماعت احمدیہ کو وی آئی پی درجہ نہ ملے۔ یہ کوشش ناکام رہی۔ ناندی شہر کے میئر کی طرف سے CIVIC CENTRE میں استقبالیہ دینے کا پروگرام مخالفین نے منسوخ کرا دیا۔ پھر وہاں کے وزیر کی مداخلت پر تقریب استقبالیہ منعقد ہوئی جب یہ کوشش بھی ناکام رہی تو بائیکاٹ کی مہم چلائی گئی کہ کوئی تقریب میں نہ جائے اس کے باوجود حال بھرا ہوا تھا۔ پھر یہ کوشش کی گئی کہ تقریب میں شریک امام جماعت احمدیہ پر سوالات کی بوچھاڑ کر کے ان کا تاثر زائل کیا جائے۔ چنانچہ ایک عالم دین پوری تیاری کر کے آئے مگر چند منٹ کی گفتگو میں ہی لاجواب ہو کر اٹھ کر چلے گئے۔ ان کے ساتھ گنتی کے چند آدمی ہی اٹھ کر گئے۔ باقی لوگ اطمینان سے بیٹھے رہے اور کارروائی کامیابی سے جاری رہی۔ پھر ایک عیسائی نے سوال کیا اور خود تسلیم کیا کہ اس کی تسلی ہوگئی۔ حضور نے فرمایا اسی طرح سے غیر مبائعین نے بھی اخلاص کا اظہار کیا۔ فجی کے غیر مبائعین شریف الطبع اور نیک دل لوگ ہیں وہ برابر شامل ہوتے رہے۔

حضور نے فرمایا اس دورے کا ایک اور اہم فائدہ خود احباب جماعت کو حاصل ہوا۔ بہت سے احمدی جو بے تعلق ہو چکے تھے وہ پھر سے مخلص اور پُرجوش احمدی بن گئے۔ اور اہل فجی نے بے اختیار کہا کہ آپ کے آنے سے ہمارے بچے ہمیں واپس مل گئے۔ جماعت کے ایک بہت بڑے معترض احمدی نے بڑی ندامت سے کہا کہ مجھے تو علم ہی نہیں تھا کہ احمدیت یہ چیز ہے۔ آج کے بعد آپ میرے بارے میں کوئی شکایت نہ سنیں گے۔

ایک احمدی نوجوان نے جس کی آنکھوں سے مجلس کی ابتداء میں بے تعلقی اور بیزاری جھلک رہی تھی مجلس کے اختتام پر بڑی محبت بھری نظروں سے دیکھا اور کہا کہ میں آج سے صحیح احمدی ہوا ہوں۔

حضور نے فرمایا یہ محض اللہ کا احسان ہے۔ دلوں کا بدلنا صرف اسی کے اختیار میں ہے۔ ان سب باتوں کے پیچھے صرف میرے مولےٰ کا ہاتھ کارفرما ہے اور کچھ نہیں۔

سووا میں ہال میں جو لیکچر ہوا اس کو ناکام بنانے کے لئے کوشش ہوئی۔ بائیکاٹ کی مہم چلائی گئی کہ لوگ نہ جائیں۔ اس کے باوجود بڑی تعداد میں لوگ آئے وہاں بھی علماء کا ایک گروہ تیاری کر کے آیا ہوا تھا۔ تقریر شروع ہونے کے دس منٹ بعد ایک مولوی صاحب اٹھے۔ اور دس پندرہ آدمیوں کے ساتھ نکل گئے باہر جا کر انہوں نے اپنے ساتھیوں کے استفسار پر بتایا۔

"چلو چلو کوئی سوال نہیں کرتا وہ پسینے چھڑا دے گا"

حضور نے فرمایا جو پسینے چھڑانے آئے تھے ان کے خود پسینے چھوٹ گئے۔ ہر تقریب میں اللہ کے فرشتے کام کر رہے تھے۔ شریروں کے شرارے ہم نے خود ان پر پڑتے دیکھے اس موقع پر احباب نے جوشِ مسرت میں بے خود ہو کر بار بار فلک شگاف نعرے لگائے (باقی)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ محرم الحرام ۱۴۰۴ ہجری
۲۵ اخاء ۱۳۶۲ ہش

مشرق و مغرب کی میراث کا الٰہی قانون

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ اپنے جس بندۂ خاص کو بھی ماموریت کے مقام پر فائز کرتا ہے اسے اس کے مشن کے مطابق کامیابی سے ضرور ہمکنار فرماتا ہے۔

ابتدا میں وہ مامور من اللہ پہلے یکہ و تنہا ہوتا ہے اور اسے انتہائی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پھر جو معدودے چند لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں وہ بہت ہی غریب اور کمزور و بے سہارا ہوتے ہیں۔ ان غریبوں کو بھی اس مدعی ماموریت کے ساتھ انتہائی طاقتور مخالفین حق کے ہاتھوں بہت کچھ دکھ جھیلنے اور اذیتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مخالفینِ حق ظلم و ستم روا رکھنے میں جتنی شدت اختیار کرتے چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اتنی ہی تیزی سے مامور من اللہ اور اس کے کمزور اور بے سہارا متبعین کو غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب کرتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ جنہیں گھروں سے نکلنے نہیں دیا جاتا اور ان کے گھروں میں ہی مقید کر دیا جاتا ہے یا اگر نکلنے کی اجازت بھی دی جاتی ہے تو اس رنگ میں کہ انہیں گھر سے بے گھر کر کے ٹھوکریں کھانے اور گمنام راہوں میں بھٹکنے کے لئے زمانہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جاتا ہے؛ انہی کمزوروں کو اللہ تعالیٰ اس رنگ میں مشرق و مغرب کا مالک بنا دیتا ہے کہ حق مشرق و مغرب میں چھائے بغیر نہیں رہتا۔

اس کی ایک واضح اور بڑی ہی تفصیلی مثال ہمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والے انتہائی غریب و بے سہارا اور مظلوم انسانوں کو پیش آنے والے واقعات میں ملتی ہے۔ اس زمانہ میں بنی اسرائیل جن کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا گیا تھا مصر میں آباد تھے اور مصر کی حکمران قوم یعنی فرعون اور آلِ فرعون کے انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جب بنی اسرائیل کو ان کے مظالم سے نجات دلانے اور حق و راستی کو اس خطۂ ارض میں قائم کرنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو فرعون نے اپنی قوم کے ایک طاقتور طبقہ کے اکسانے پر بنی اسرائیل پر پہلے سے بھی زیادہ مظالم ڈھانے شروع کر دیئے۔ غرض ان مظالم کی یہ تھی کہ حضرت موسیٰؑ توحید کی اشاعت سے باز آجائیں اور لوگوں کو ان کا آبائی مسلک ترک کرنے کی تلقین کرنا چھوڑ دیں۔

ہر چند کہ فرعون بنی اسرائیل پر پہلے ہی سے مظالم ڈھا رہا تھا لیکن جب حضرت موسیٰؑ ان کے درمیان مبعوث ہوئے اور انہوں نے حق کی تبلیغ شروع کی تو آلِ فرعون کے ایک با اثر طبقہ نے فرعون کو موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے خلاف پابندیاں اور سختی کرنے پر اکسایا۔ انہوں نے کہا اے فرعون کیا تو نے موسیٰ اور اس کی قوم کو آزاد چھوڑ دیا ہے کہ وہ ہمارے ملک میں اس امر کی تبلیغ کریں کہ وہ تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑ کر خدائے واحد کے پرستار بنیں اور اس طرح ملک کے اندر فساد کرتے پھریں۔ فرعون نے پہلے ہی بنی اسرائیل سے بیگار لے کر اور انہیں شہری حقوق سے محروم کر کے ان کی زندگی ان کے لئے اجیرن بنا رکھی تھی۔ اس فسادی اور با اثر طبقہ کے اکسانے پر فرعون نے غضب ناک ہو کر کہا موسیٰ اور بنی اسرائیل کی حیثیت ہی کیا ہے۔ یہ ہمارے قبضہ میں ہیں اور ہمیں ان پر پورا پورا اقتدار اور اختیار حاصل ہے۔ میں انہیں ایسا مزا چکھاؤں گا کہ یہ کسمسا نہیں سکیں گے اور دم سادھ کر رہ جائیں گے۔ فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیا جائے۔

اس ظلم پر بنی اسرائیل چیخ اٹھے اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شکایت کی کہ اے موسیٰ تیرے آنے سے قبل بھی ہمیں اذیتیں دی جا رہی تھیں اور اب تیری بات ماننے اور تیرے پیچھے لگنے کے بعد سے ہم پر نئی مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں اور ہم پر ایسے ایسے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں کہ جن کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں صبر اور تقویٰ پر مضبوطی سے قائم ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

اِسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ ... عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝

(الاعراف آیات ۱۲۹، ۱۳۰)

ترجمہ: اللہ سے مدد مانگتے رہو اور صبر سے کام لو، زمین تو اللہ کی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث کر دیتا ہے اور اچھا انجام متقیوں کے ہی ہاتھ رہتا ہے۔ ... قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو تباہ کر دے اور زمین میں تمہیں اپنا جانشین بنا دے اور پھر دیکھے کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔

بنی اسرائیل کی دعائیں اور انسانیت سوز مظالم پر ان کا صبر رنگ لایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرعون اور آلِ فرعون کو ہوش دلانے کیلئے انہیں پہلے چھوٹے چھوٹے عذابوں میں مبتلا کرنا شروع کیا لیکن وہ اس قدر بگڑے ہوئے تھے کہ جب ان پر خوشحالی کا دور آتا تو کہتے یہ تو ہمارا حق ہے اور جب ان پر تنگی اور مصیبت کا زمانہ آتا تو اسے موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر ذرا سخت عذاب بھیجنے شروع کئے اس پر وہ کسی قدر گھبرا اٹھے۔ ہر دفعہ وہ حضرت موسیٰؑ سے کہتے تو اپنے رب کو وہ تمام وعدے یاد دلا کر جو اس نے تجھ سے کئے ہیں پکار۔ اگر تو نے اپنے رب سے کہہ کر عذاب کو ہم سے دور کرا دیا تو ہم تجھ پر ایمان لے آئیں گے۔ جب خدا تعالیٰ حضرت موسیٰؑ کی دعا قبول کر کے اس عذاب کو ٹال دیتا تو آلِ فرعون وعدہ خلافی پر اتر آتے اور پھر حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو تکلیفیں دینا شروع کر دیتے۔ آخر خدا تعالیٰ نے فرعونیوں کی مسلسل وعدہ خلافیوں اور ظلم کی گرم بازاری پر انہیں پکڑنے کا فیصلہ کیا اور انہیں سمندر میں غرق کر کے رکھ دیا اور پھر یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لئے مشرق و مغرب کے دروازے کھول دیئے تا کہ حق ہر سمت میں غالب آسکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس انقلابِ عظیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۭ

(الاعراف آیات ۱۳۷، ۱۳۸)

ترجمہ: پس ہم نے ان سے (یعنی فرعون اور آلِ فرعون سے ان کے مظالم کا) بدلہ لیا اور ان کو سمندر میں غرق کر دیا کیونکہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان سے غفلت برتتے تھے۔ اور ہم نے اس قوم (یعنی بنی اسرائیل) کو جسے ضعیف سمجھا جاتا تھا اس ملک کے مشرقی حصوں کا بھی اور مغربی حصوں کا بھی وارث بنا دیا جسے ہم نے برکت دی تھی اور تیرے رب کا نیک اسرائیل سے کیا گیا اچھے سے اچھا وعدہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدیم مسلم سپین کا ایک حصہ پرتگال

مکرم اقبال احمد صاحب نجم - سابق مبلغ سپین

یورپ کے انتہائی مغرب میں یہ ایک مستطیل نما ملک ہے۔ شمالاً جنوباً اس کی لمبائی ۵۶۱ کلو میٹر اور شرقاً غرباً ۲۱۸ کلو میٹر ہے۔ اس کے شمال اور مشرق میں موجودہ مملکت سپین واقع ہے اور سپین اور پرتگال کے درمیان ۱۲۱۵ کلو میٹر کا بارڈر مشترک ہے۔ اور مغرب اور جنوب کی طرف ۸۳۲ کلو میٹر لمبا بحر اوقیانوس سے ملحق ساحل پایا جاتا ہے اس مستطیل کے نصف میں دریائے ٹیگس گزرتا ہے جو سپین کے شمال سے نکلتا اور طلیطلہ کے پاس سے گزرتا ہوا لزبن کے مقام پر بحر اوقیانوس میں جا گرتا ہے۔ یہ ملک پہاڑوں، دریاؤں، ڈھلانوں اور سرسبز وادیوں پر مشتمل اپنے قدرتی نظاروں اور خوبصورت ساحلوں کی وجہ سے قدرتی حسن سے مالا مال ہے اور اسی وجہ سے ہر سال لاکھوں سیاح اس ملک میں آتے اور قدرت کی نیرنگیوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ پرتگال کے شمالی شہر پورٹو کے ارد گرد کی قدیم ریاست کے نواب الفونسو نے اس ملک کی بنیاد رکھی۔ سپین میں مسلمانوں کے زوال کی ابتداء ہوئی تو مشہور عیسائی بادشاہ فرڈیننڈ اور ازابیلا نے آراغون اور ناوارو کی ریاستوں سے پیش قدمی کی اور الفونسو نے پورتو کی ریاست سے اٹھ کر آہستہ آہستہ مسلمانوں کے علاقے ہتھیانے شروع کر دیئے بعد میں ازابیلا اور فرڈیننڈ نے آپس میں شادی کر لی اور موجودہ سپین کی مملکت ان کے جیتے ہوئے علاقوں کے اتحاد سے قائم ہوئی۔ لیکن الفونسو الگ ہی رہا اور اس کا جیتا ہوا علاقہ PORTO GALE کا علاقہ کہلایا اس طرح سے پرتگال کی الگ مملکت عالم وجود میں آئی۔ گویا پرتگال کا ملک بھی مسلمانوں کے اندلس کا چھینا ہوا علاقہ ہے اس لحاظ سے سپین اور پرتگال کو روحانی طور پر فتح کرنے کی اہمیت برابر ہے۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان جو آپ نے ۱۹۴۶ء میں فرمایا اسی پرانے مسلمانوں کے اندلس کے متعلق ہے جس کے اجزاء موجودہ سپین اور پرتگال کی شکل میں دنیا کے نقشہ پر پائے جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا تھا:-

"ہم یقیناً ایک دفعہ پھر سپین کو لیں گے ہماری تلواریں جس مقام پر جا کر کند ہو گئیں وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہوگا اور اسلام کے خوبصورت اصول کو پیش کر کے ہم اپنے بھائیوں کو خود اپنا جزو بنا لیں گے۔

(الفضل ۶ اپریل ۱۹۴۶ء)

اس نقطۂ نظر سے اس ملک کے حالات کا جاننا بھی ہمارے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ مملکت پرتگال ۸۹۰۶۰ مربع کلو میٹر پر مشتمل علاقہ ہے جسے گیارہ انتظامی زون میں تقسیم کیا گیا ہے جنہیں مزید ۱۸ ضلعوں میں منقسم کیا گیا ہے ہر ضلع اور ہر علاقہ کے اپنے رسم و رواج اور طور طریق ہیں۔

بحر اوقیانوس میں اس ملک کے جزائر بھی ہیں۔ جن میں سے ایک مجموعہ جزائر AZORES کہلاتا ہے جس میں SAO MIGUEL - SAO GRACIOSA - SANTA MARIA - SAO JORGE - TERCEIRA - PICO - FAIAL پائے جاتے ہیں۔

اور دوسرا مجموعہ جزائر میڈیریا MADEIRA کہلاتا ہے جس میں میڈیریا کا بڑا جزیرہ اور پورٹو سانتو موجود ہے۔ اس ملک میں تین بین الاقوامی حیثیت کے ہوائی اڈے یعنی لزبن (دارالخلافہ) PORTO اور FARO پائے جاتے ہیں اور دو بین الاقوامی حیثیت کی حامل بندرگاہیں پائی جاتی ہیں۔ یعنی لزبن اور پورتو۔

اس ملک کی کل آبادی ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے صدر مقام لزبن ہے جس کی آبادی ۱۰ لاکھ ہے اور اس کی آبادی سات مختلف پہاڑیوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ یہاں دریائے TAGUS بحر اوقیانوس میں گر کر ڈیلٹا بناتا ہے جس کی وجہ سے بڑی خوبصورت سمندری بندرگاہ بن گئی ہے اس جگہ کے سمندر کو MAR DE PALHA (مار دے پلاہ) کہتے ہیں۔ یعنی گندم کے بھوسے کا سمندر ۱۱۴۷ء میں الفونسو نے یہ شہر مسلمانوں سے چھین لیا تھا۔ ۱۲۵۵ میں الفونسو III نے اسے ملک کا دارالخلافہ بنا دیا اس سے قبل COIMBRA میں دارالخلافہ تھا۔

۲- COIMBRA کوئمبرا: یہ لزبن سے ۱۹۶ کلو میٹر شمال کی طرف اور ۱۱۷ کلو میٹر جنوب کی طرف واقع ہے۔ دریائے MONDEGO جو پرتگال میں سے نکلنے والے دریاؤں میں سے سب سے بڑا ہے کے کنارے پر واقع ہے یہاں کی بادشاہت کا دارالسلطنت رہا ہے اور قدیم یونیورسٹی یہاں پر قائم ہے اور یہ یورپ کی قدیم ترین یونیورسٹی کہلاتی ہے۔ اسی لئے اس شہر کو "یونیورسٹی شہر" کہتے ہیں اور اس شہر کو ایک خصوصیت یہ حاصل ہے کہ ملک کی تمام بڑی سڑکیں اس میں سے ہو کر گزرتی ہیں۔

۳- PORTO اپورتو:- یہ لزبن سے شمال کی طرف ۳۱۳ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ شمالی علاقے کا صدر مقام اور ضلعی صدر مقام اور ملک کا دوسرا بڑا شہر ہے اس کی آبادی ۳ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ دریائے DOURO کے کنارے پر واقع ہے۔ پرانی ریاست کا صدر مقام تھا۔ رومن لوگوں نے اسے CALE "کالے" کہا اور بعد میں PORT CALE یعنی کالے کی بندرگاہ کہلایا اور اسی کی وجہ سے یہ ملک بھی PORT GALE کہلانے لگا۔ تاریخ میں یہ شہر قدیم بہت شریف ہمیشہ وفادار اور ناقابل تسخیر کے القابات سے نوازا گیا ہے۔ مسلمانوں سے لڑائی میں اس علاقہ نے اور اس علاقہ کے لوگوں نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ اس علاقہ کے لوگوں کی ہمت اور جرأت نے مسلمانوں کو بیٹھ کی طرف سے بہت نقصان پہنچایا تھا اور نپولین ڈوئم کے زمانہ میں اس علاقہ کے لوگوں کی مدد سے نپولین کو بھی نیچا دکھانے میں بہت کامیابی ہوئی تھی۔

لزبن سے پورتو تک کی ۳۱۳ کلو میٹر کی لمبی شاہراہ پر سیاحوں کی بہت آمد و رفت رہتی ہے اس لحاظ سے یہ دونوں شہر اور اس شاہراہ پر واقع قصبات اور گاؤں خاصی اہمیت رکھتے ہیں۔

۴- SETUBAL سیتوبال:- یہ لزبن سے جنوب کی طرف ۴۸ کلو میٹر پر واقع ہے۔ ملک کی آبادی کے لحاظ سے تیسرا بڑا شہر ہے۔ دریائے SADO "سادو" پر واقع ہے۔ اس علاقہ میں مالٹے کی کثرت ہے۔ ماہی گیری کے اعتبار سے یہ بندرگاہ خاصی اہم ہے۔ موسم بھی یہاں کا عمدہ اور سیاحت کا مرکز ہے سیاحت کا دوسرا اہم روٹ لزبن سے سیتوبال ہے چنانچہ سیتوبال، لزبن، سنتارم، کوئمبرا، آبیرو اور پورتو کی پونے چار سو کلو میٹر لمبی شاہراہ سارے پرتگال میں خاصی اہم ہے۔

اور سیتوبال ضلع اور لزبن کے علاقے قدیم اندلس کے مسلم رسم و رواج کو اپنے اندر ابھی تک کسی قدر محفوظ کئے ہوئے ہیں۔ اس علاقہ میں سلام کرنے اور مصافحہ کرنے کا جذبہ بہت پایا جاتا ہے۔ لزبون کے علاقہ میں ALFAMA - الحامہ کا ضلع پرانی روایات کو محفوظ کرنے میں خاصہ اہم ہے

۵- ALGARVE الغرب:- یہ شہر لزبن سے ۲۹۹ کلو میٹر جنوب کی طرف ہے۔ یہ ایک مسلمانوں کا شہر ہے ۱۲۴۹ء میں اسے عیسائیوں نے چھینا۔ یہ ضلع کا صدر مقام ہے اس میں FARO کا بین الاقوامی ہوائی اڈا پایا جاتا ہے۔ یہاں پر سمندری بندرگاہ بھی ہے۔ FARO شہر سے ۷ کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے اور یہ شہر بین الاقوامی شہرت رکھتا ہے۔ یہ پرتگال کا انتہائی جنوبی ضلع اور شہر ہے جو مسلمانوں کے اندلس کا حصہ رہا ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ یورپ کا آخری کنارا ہے۔ مسلمان مراکش کو "مغرب" اور اس علاقہ کو "الغرب" کہتے تھے۔ وہی نام الغرب اب تک چل رہا ہے۔

پیداوار اور موسم:- پرتگال کا موسم عمدہ ہے۔ ملک کے درمیان میں پہاڑ ہیں سلسلہ کوہ ESTRELA میں سب سے بلند چوٹی ۲ ہزار میٹر کی پائی جاتی ہے۔ جو برف سے ڈھکی رہتی ہے۔ یہاں موسم سرما معتدل اور گرما البتہ گرم ہے۔ سردی دسمبر تا مارچ اور گرمی جون تا ستمبر ہے۔ بارشیں بھی بہت ہوتی ہیں مگر ہوا میں نمی نہیں ہوتی برسات موسم سرما میں ہوتی ہے اور سلسلہ کوہ پر برف پڑتی ہے۔ ہر قسم کی اجناس اور پھل پائے جاتے ہیں۔ لوگ مویشی اور بھیڑ بکریاں پالتے ہیں خوراک کا اہم جزو گندم ہے مچھلیاں بھی بکثرت پکڑی جاتی ہیں۔ زیتون کا تیل بکثرت ہوتا ہے، کپڑے کے کارخانے ہیں۔ نیز کھالوں کی مصنوعات بھی تیار کی جاتی ہیں۔ پرتگیزی لوگ شرم و حیا اور وفا و محبت کے اخلاق سے آراستہ ہیں خصوصاً صنف نازک میں یہ خلق مسلم دور کی یاد تازہ کرتا ہے۔ عورتیں شام کو گھر سے باہر اکیلے نہیں پھرتیں بلکہ کسی محرم وغیرہ کے ساتھ نکلتی ہیں۔ مچھلی۔ آلو۔ بند گوبھی۔ اور پنیر کے سالن روٹی کے ہمراہ پسندیدہ ہیں۔ جو عورتیں گھروں میں تیار کرتی ہیں۔

زبان اور مذہب:- زبان پرتگالی ہے جو دنیا کی ساتویں نمبر پر زیادہ بولی جانے والی زبان ہے۔ پرتگالی قوم نوآبادیاتی دور میں ہندوستان میں گوا انڈونیشیا کے قریب کئی جزائر اور برازیل اور انگولا اور موزمبیق پر حاکم رہی ہے۔ ان نوآبادیات میں جو اب آزاد مملکتیں ہیں یہی زبان بولی جاتی ہے

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیاد حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم و مغفور

میدان تبلیغ کے کامیاب جرنیل

مکرم عبدالمجید صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ آکسفورڈ (انگلستان)

حضرت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب شہید ناظر اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ کی اتنی عظیم ہستی تھے اور تبلیغی و تربیتی محاذ کے اتنے زبردست مربی و مبلغ تھے کہ جن پر جماعت جتنا بھی ناز کرے کم ہے۔

آپ سے خاکسار کا ابتدائی تعلق اس وقت قائم ہوا جب خاکسار ۱۹۷۰ء میں جامعہ احمدیہ پاس کر کے آپ کے دفتر میں بطور مربی حاضر ہوا۔ اس وقت آپ نائب ناظر اصلاح وارشاد کے طور پر اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہے تھے۔ دفتر میں حاضری کے چند روز بعد ہی حضرت محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری ناظر اصلاح وارشاد اور حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب نے انٹرویو کے لئے بلایا۔ وہ انٹرویو کیا تھا، علم و عرفان کی ایک مجلس تھی دونوں بزرگ ہستیاں خود ہی سوال کرتیں اور اس کے تھوڑی دیر بعد خود ہی جواب کی باریکیوں پر روشنی ڈالتیں۔ حضرت قاضی صاحب اپنے پسندیدہ مضمون ختم نبوت کو عالمانہ رنگ میں سمجھاتے رہے اور حضرت مولانا صاحب میدان عمل میں آنے والی مشکلات اور ان کے حل کے طریق بتاتے رہے۔

انٹرویو کے بعد خاکسار کی تقرری بطور مربی سلسلہ گلگشت کالونی ملتان میں کر دی گئی۔ ملتان میں مہینہ ڈیڑھ ماہ ہی کام کیا تو ڈیرہ غازی خاں کا مربی ضلع مقرر کر دیا محترم مولانا نے "ڈیرہ غازی خاں" روانہ کرنے سے پہلے بہت سی نصائح فرمائیں آپ کی باتوں سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ایک کامیاب جرنیل کی طرح آپ کو سب جماعتوں اور ان کے مسائل و مشکلات کا پورا پورا علم ہے۔ آپ کی فراست اور دوربین نگاہ ہر سیکرٹری کے لوگوں کی خوبیوں اور عادات سے خوب واقف تھی۔

ابھی "ڈیرہ غازی خاں" میں گئے چار پانچ ماہ ہی ہوئے تھے کہ خاکسار کی تقرری "نائیجیریا" کے لئے ہو گئی۔ ۱۳ اپریل ۱۹۷۲ء کو بذریعہ جناب ایکسپریس ربوہ سے روانہ ہوا۔ عزیز و اقارب، سلسلہ کے بزرگ اور دوست الوداع کرنے کے لئے ریلوے اسٹیشن پر موجود تھے۔ دعاؤں اور نعروں کی گونج میں گاڑی روانہ ہوئی۔ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب فیصل آباد تک خاکسار کے ساتھ گئے۔ فرمانے لگے کہ "میں نے سوچا ایک مبلغ مرکز اور رشتہ داروں سے دور ایک پردیس ملک میں محض خدا تعالیٰ اور اس کے امام کی خاطر تبلیغ کی غرض سے جا رہا ہے کیوں نہ میں دوسروں کی نسبت آگے تک اسے الوداع کرنے جاؤں تاکہ ثواب میں شریک ہو سکوں"۔ چنانچہ فیصل آباد میں جا کر ایک دفعہ پھر گلے لے دعائیں دیں اور الوداع کیا۔

چھ سال کے بعد جب خاکسار افریقہ سے پہلی دفعہ واپس آیا تو ملاقات کے دوران فرمانے لگے کہ "میں جب اپنے مبلغین کی مساعی کی رپورٹ روزنامہ الفضل میں پڑھتا ہوں تو بڑی خوشی اور راحت ہوتی ہے اور میری صحت پر اس کا غیر معمولی اچھا اثر پڑتا ہے"

۶ مہینے مرکز میں گذارنے کے بعد جب خاکسار دوبارہ سیرالیون جانے لگا تو ملاقات کے وقت فرمانے لگے کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ اب تم ہمارے پاس آجاؤ گے۔ مولانا نے مجھے دعاؤں سے رخصت کیا اور اطاعت کا درس دیا۔

جب ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اسلام آباد میں بیمار ہوئے تو محترم مولانا مرحوم بھی حضور کی تیمارداری کے لئے "بیت الفضل" میں حاضر ہوئے۔ سب کو بار بار ہدایت کرتے کہ حضور کی صحت کے لئے دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے حضور کی زندگی مانگیں۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ گویا سب سے زیادہ فکر حضور کی بیماری کا آپ کو ہی ہے فرمانے لگے حضور نے اپنی دوسری شادی کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے مجھے خصوصی دعا اور استخارہ کے لئے فرمایا تھا تو اب میری ذمہ داری بن گئی ہے کہ حضور ایدہ اللہ کے لئے ہر وقت دعائیں کروں اور احباب جماعت کو بھی اس کی درخواست کرتا رہوں۔ آپ خلافت کے پروانے اور شیدائی تھے سب کو احترام خلافت کا درس دیتے۔ مقام خلافت خوب سمجھتے تھے۔

مربیوں کے ہمدرد شفیق اور محسن تھے ہمیشہ ان کی بہتری اور بھلائی کے لئے سوچتے ہمیشہ ان کو فائدہ پہنچانے کی کوشش فرماتے فصیح البیان تھے۔ ان کی زبان سے کسی کی حقیقی داد سننے کا بھی بڑا لطف آتا۔ اپنی ٹیم کی حوصلہ افزائی کرتے تاکہ کام کی رفتار میں تیزی آجائے اور کام کرنے والے کو اس کا فطرتی حق یعنی حوصلہ افزائی بھی مل جائے۔

ایک دن خاکسار ان کے پاس ان کے دفتر کے سامنے باہر بیٹھا باتیں کر رہا تھا کہ اتنے میں خاکسار کے والد محترم صاحب پاس سے گذر گئے۔ محترم مولانا صاحب پوچھنے لگے کہ اس بزرگ کو اکثر مسجد مبارک میں دیکھتا ہوں۔ کانوں سے اونچا سنتے ہیں۔ یہ کون ہیں؟ میں نے فوراً عرض کیا کہ یہ میرے والد صاحب ہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت مولانا صاحب نے بڑے زور سے فرمایا کہ "پھر تم ان کے احترام کے لئے کھڑے کیوں نہیں ہوئے۔ مجھے بتاتے تو میں بھی ان کے لئے کھڑا ہو جاتا" پھر بتانے لگے کہ یہ میرا مشاہدہ ہے کہ مربیان کرام کے والدین بہت ہی نیک ہوتے ہیں۔ جماعت کا یہ طبقہ خوش قسمت ہے کہ جن کے بچے واقف زندگی ہیں۔ محترم مولانا صاحب کی اس بات نے میری طبیعت پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اور محترم مولانا کی عزت پہلے سے زیادہ دل میں قائم ہو گئی کہ مولانا صاحب نہ صرف مربیوں کی قدر اور عزت کرتے تھے بلکہ ان کے والدین کا بھی احترام کرتے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد مولانا مرحوم ایک دن پشاور جاتے وقت "بیت الفضل" اسلام آباد میں بھی تشریف لائے۔ ان دنوں میری فیملی بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے "بیت الفضل" میں مقیم تھی۔ محترم مولانا صاحب کو علم تھا کہ ہمارے گھر میں امید ہے۔ چنانچہ مولانا صاحب کھانے کا برتن تھاتے ہوئے فرمانے لگے یہ لو کھانا۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ تمہاری اہلیہ کو اس حالت میں کھانا وغیرہ تیار کرنے کی تکلیف دوں یہ واقعہ بھی آپ کی عظمت اور درویشی اور مربیوں اور اس کے گھر والوں کا خیال رکھنے پر دلالت کرتا ہے۔ بچوں سے پیار کیا اور فرمایا کہ تمہاری اہلیہ کے لئے بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا وقت خیریت سے گذار دے۔ پشاور سے واپسی پر بھی بیت الفضل میں تشریف لائے۔ راستہ سے کہیں کھانا بھی لے آئے اور اعلیٰ قسم کا ایک خربوزہ لائے فرمانے لگے یہ تمہاری اہلیہ کے لئے ہے اور یہ خاص علاقے کا بہت عمدہ خربوزہ ہے۔ اس سفر میں چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

جب آپ کو حضور کا کمرہ جس میں آپ نے وفات پائی تھی دکھانے کے لئے اوپر لے گیا تو آپ اپنے جذبات پر شدت غم سے قابو نہ رکھ سکے۔ آنکھیں نمناک اور لبوں سے دعائیں جاری ہو گئیں۔ فرمانے لگے تم اس لحاظ سے دوسرے مربیوں سے زیادہ خوش نصیب ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حضور کا قرب، محبت اور پھر آخری بیماری کے وقت حضور کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

حضرت مولانا مرحوم لندن اور امریکہ کے دورے پر تشریف لے گئے تو وہاں آپ بیمار ہو گئے آپ کی بیماری کا سن کر مرکز نے مجھے ہدایت کی میں محترم مولانا صاحب کی صحت کے متعلق لندن اور امریکہ میں فون کر کے مرکز کو باخبر رکھوں چنانچہ یہ ڈیوٹی سرانجام دی گئی۔ آپ کے پاکستان واپس آنے سے پہلے خاکسار بطور مبلغ لندن پہنچ گیا اور ملاقات نہ ہو سکی۔

اب جب ۶ اگست کو لندن جا کر یہ اندوہناک خبر سنی کہ مولانا صاحب ایک حادثہ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے ہیں تو کلیجہ منہ کو آگیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بعد میں جب تفصیل معلوم ہوئی اور حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ سنا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مرد مومن کی خدمات جلیلہ کو خراج تحسین پیش فرمایا ہے تو دل تہ گہرائیوں سے مرحوم کے اعلیٰ مقام کے لئے دعا نکلتی ہے کہ کاش ہر مبلغ کی خدمات اور قربانیاں مرحوم کی خدمات کی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور شرف قبولیت پائیں۔ آمین۔ (مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے

(حدیث نبوی)

جماعت احمدیہ کا ۹۱ واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا ۹۱ واں سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۶۲ ہش (دسمبر ۱۹۸۳ء) بروز سوموار، منگل، بدھ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(سلطان محمود انور)

ناظر اصلاح وارشاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ سے قبل "الفضل" کی اشاعت ۱۰،۰۰۰

امراء و مربیان کرام فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ روزنامہ "الفضل" کی اشاعت آئندہ سال میں کم از کم دس ہزار تک پہنچائی جائے۔ حضور ایدہ اللہ کی اس مبارک خواہش کی تکمیل کے سلسلہ میں ذمہ داری کا زیادہ تر پہلو امراء کرام اور مربیان سلسلہ سے تعلق رکھتا ہے کہ وہ ۔● اس امر کا تفصیلی جائزہ لیں کہ ان کے ہاں کتنے "الفضل" کے خریدار ہیں ۔● گذشتہ جلسہ سالانہ کے بعد خریداری میں کتنا اضافہ ہوا ۔● مزید کتنے خریداروں کی بظاہر گنجائش ہے اور انہیں موثر تحریک کرنے کیلئے کیا کوشش ہو رہی ہے ۔● ایسے صاحب حیثیت اور مخیر احباب جو الفضل کے ایک سے زائد پرچے جاری کروا سکتے ہیں انہیں بصورت وفد مل کر تحریک کی جائے ۔● ایسے احباب کے اسماء معہ پتہ جات نظارت ہذا کو تحریر فرمائے جائیں جنہیں مرکز کی وساطت سے تحریک مفید ہو سکتی ہے ۔● ایک یہ صورت بھی مفید ہو سکتی ہے کہ باہم مشورہ سے مقامی طور پر جماعتی تنظیموں کیلئے خریدار مہیا کرنے کے ٹارگٹ مقرر کر لئے جائیں اور اس ٹارگٹ کو پورا کرنے کیلئے ہر تنظیم اپنے طور پر بھرپور کوشش کرے ۔● یہ امر پوری طرح ذہن نشین رہنا چاہیئے کہ پیارے امام کی مبارک خواہش کی تکمیل کے سلسلہ میں جب تک مقررہ ٹارگٹ پورا نہیں ہو جاتا ہر احمدی اپنی جگہ ذمہ دار اور عنداللہ جواب دہ ہے۔ اس لئے اس امر کا پورا اہتمام کیا جائے کہ ہر احمدی فرد تک اس ذمہ داری کی بجا آوری کے سلسلہ میں موثر تحریک پہنچائی جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے اندر بیشمار ایسے مخلصین موجود ہیں جنہیں انسان کی ظاہری آنکھ نظر انداز کر رہی ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے درپردہ انہیں قربانیوں کے میدان میں مردانگی کے جوہر سے نوازا ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر گودڑیوں میں لعل دبے پڑے ہوتے ہیں اس لئے اس اعلان کے ذریعہ خاکسار جملہ امراء۔ صدر۔ مربیان کرام کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ مندرجہ بالا امور کو پیش نظر رکھکر اپنی کوششیں تیز کرتے ہوئے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کو پورا کرنے کیلئے آگے بڑھیں اور ساتھ ساتھ عاجزانہ دعائیں بھی جاری رہنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو بابرکت اور ثمر آور بنائے اور پیارے آقا کی توقعات پر ہر رنگ اور ہر میدان میں پورا اترنے کی سعادت سے نوازتا رہے۔ (آمین)

خاکسار

(سلطان محمود انور
ناظر اصلاح وارشاد)

بقیہ پرتگال صـ۲

اور یہ زبان سپینش زبان سے ملتی ہے تلفظ میں اختلاف ہے اور کسی قدر گرائمر میں بھی لیکن دونوں کا ماخذ لاطینی زبان ہے اس لئے کافی اشتراک ہے۔ یہاں کے لوگوں کی اکثریت رومن کیتھولک ہے۔ لیکن دیگر عیسائی فرقے بھی اس ملک میں بکثرت تبلیغ کر رہے ہیں اور اپنے کلیسا قائم کئے ہوئے ہیں۔ ملک میں مذہبی آزادی ہے۔ حکومت سوشلسٹ ہے۔ یہاں کے سکہ کی بین الاقوامی طور پر بہت کم قیمت ہے اور اسے "اسکودو" کہا جاتا ہے۔ ایک ڈالر ۱۲۰ اسکودو کے برابر ہے۔ تمام ملک میں عمدہ سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے خاص طور پر ساحلی علاقوں میں اور اہم تاریخی شہروں کو ملانے کے لئے بڑی سڑکیں پائی جاتی ہیں۔ اس چھوٹے سے ملک میں دو عالمی حیثیت کی حامل سمندری بندرگاہیں اور زمین ہوائی اڈے ہیں جو بین الاقوامی سیاحوں کے لئے بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں مچھلی پکڑنے کے لئے بکثرت بندرگاہیں ۸ سو کلومیٹر ساحل پر پھیلی ہوئی ہیں۔ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں بھی احمدیت و اسلام کا نفوذ کر دے اور یہاں بھی اسلام و احمدیت کے اثمار بکثرت پیدا ہوں تا روحانی طور پر یہ لوگ بھی حلقہ بگوش اسلام ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آسمانی بادشاہت میں شامل ہو جائیں اور یہ لوٹا ہوا مال بھی واپس لوٹ آئے آمین ثم آمین۔

دفاتر سے خط و کتابت کرتے وقت
چٹھی نمبر کا حوالہ ضرور دیں (منیجر الفضل)

امراء کرام صدر صاحبان اور سیکرٹریان تحریک جدید

کی خدمت میں ضروری گزارش

چندہ تحریک جدید کا سال ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو ختم ہو رہا ہے اور انشاء اللہ یکم نومبر سے نئے سال کا آغاز ہوگا جس کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمائیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ احباب جماعت ۳۱/۱۰/۸۳ سے پہلے پہلے اپنے وعدوں کی ادائیگی کر دیں۔ اس سال وصولی کے لئے تیس لاکھ روپے کا ٹارگٹ ہے جبکہ ۲۱ ستمبر تک مرکز میں موصول ہونے والی رقم ۱۹،۲۸،۰۰۰ روپے ہے یعنی ابھی پونے گیارہ لاکھ روپے مزید آنے باقی ہیں۔

پس آپ سے درخواست ہے کہ:-

۱۔ چندہ تحریک جدید کی وصول شدہ رقم فوری مرکز کو ترسیل کریں۔

۲۔ فوری طور پر جائزہ لیں کہ جن مجاہدین نے ابھی سو فیصدی ادائیگی نہیں کی۔ ان سے بقیہ رقم کی وصولی کے لئے کارروائی فرمائیں۔

۳۔ اس کے لئے یوم تحریک جدید / ہفتہ تحریک جدید۔ عشرہ تحریک جدید منایا جائے جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے احباب کو بار بار آگاہ کریں اور بروقت ادائیگی کی تلقین کی جائے۔

۴۔ محض خطوط، سرکلرز، تقاریر اور وفود کے ذریعہ ملاقات پر ہی انحصار نہ کیا جائے بلکہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کی جائے اس کی نصرت شامل حال ہو اور وہ جس کا دلوں پر تصرف ہے اپنے فضل سے احباب کو فرشتوں کے ذریعہ تحریک کرے کہ سب مجاہد اکتوبر کے اندر اندر سو فیصدی ادائیگی کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(قائمقام وکیل المال (اول) تحریک جدید۔ ربوہ)

ہوالشافی

اعصابی نظام کی کیورز۔ CURES۔

• رعشہ۔ ہاتھ پاؤں اور سر کا لرزہ	CHOREA CURE
• مرگی بے ہوشی کے دورے تشنج کیساتھ	EPILEPSY CURE
• چہرے کا فالج۔ لقوہ	FACIAL PARALYSIS CURE
• بے خوابی۔ نیند کم آنا۔ ہلکی اور کچی نیند	INSOMNIA CURE
• فالج۔ کسی عضو یا بعض اعضاء کی بے حسی	PARALYSIS CURE
• پولیو۔ بچوں کا فالج	POLIO CURE
• لکنت۔ زبان کی لڑکھڑاہٹ	STAMMERING CURE
• ذہنی اور اعصابی تناؤ	TENSION CURE

میڈیکل سٹورز سے ۱۵/- فی کیور - خاص پتے

کراچی صدر۔ خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔ لاہور۔ بزنس بی کیمٹ ۱۸۔ کرشنل بلڈنگ نزد پرانی انارکلی ملتان۔ الطاف میڈیکل ہال صدر بازار۔ حیدرآباد۔ نور میڈیکل سٹور شاہی بازار۔ فیصل آباد۔ کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

مَا هَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهُ

نہیں ہلاک ہوا وہ آدمی جس نے پہچان لی اپنی حقیقت (حدیث نبوی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام چھبیسواں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

(منعقدہ)

۲۸، ۲۹، ۳۰ اخاء ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء

۲۸ اخاء / اکتوبر ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک

(اجلاس اوّل)

۳-۳۰ تا ۳-۴۰ شام	تلاوت قرآن کریم	مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب
	دعا و عہد	
۳-۴۰ تا ۳-۵۰	نظم	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۳-۵۰ تا	افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی جائے گی۔	
۴۵ منٹ	ورزشی و تفریحی مقابلہ جات۔ زیر انتظام قائد صاحب صحت جسمانی	
	وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام	

(اجلاس دوم)

۷-۳۰ تا ۷-۴۰	تلاوت قرآن کریم	مکرم قاری محمد عاشق صاحب
۷-۴۰ تا ۷-۵۰	نظم	" مبشر احمد صاحب راولپنڈی
۷-۵۰ تا ۸-۰۰	درس قرآن کریم	" صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب
۸-۰۰ تا ۸-۱۰	درس حدیث	" مولانا سلطان محمود صاحب انور
۸-۱۰ تا ۸-۲۰	" ملفوظات	" صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
۸-۲۰ تا ۸-۳۵	سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم	" مولانا دوست محمد صاحب شاہد
۸-۳۵ تا ۸-۵۰	" حضرت مسیح موعود علیہ السلام	" شیخ محمد حنیف صاحب گوئٹہ
۸-۵۰ تا ۱۰-۳۰	تقریری مقابلہ	
	عناوین	منصفین
	۱۔ برکات خلافت	۱۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
	۲۔ ہمارے فرائض بحیثیت داعی اللہ	۲۔ " جلال الدین صاحب قمر
	۳۔ ایک شعار اسلامی بھائی	۳۔ " شیخ مجیب الرحمٰن صاحب
	۴۔ تربیت اولاد	

شب بخیر

۲۹ اخاء / اکتوبر ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ

۴-۱۵ تا ۵-۰۰	نماز تہجد	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۵-۰۰ تا ۵-۳۵	نماز فجر	" " " "

(اجلاس اوّل)

۵-۳۵ تا ۵-۵۰	درس قرآن کریم	مکرم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف
۵-۵۰ تا ۶-۰۰	" حدیث	" " غلام باری صاحب سیف
۶-۰۰ تا ۶-۲۰	" ملفوظات	" اللہ بخش صاحب صادق
۶-۲۰ تا ۶-۲۵	وقفہ برائے اعلانات	
۶-۲۵ تا ۶-۴۰	سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم	" بشیر احمد صاحب رفیق
۶-۴۰ تا ۶-۵۵	" " "	" صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
۶-۵۵ تا ۷-۱۰	" " "	" محمد احمد صاحب جلیل
۷-۱۰ تا ۸-۴۵	وقفہ برائے ناشتہ	

(اجلاس دوم)

۸-۴۵ تا ۸-۵۳	تلاوت قرآن کریم	مکرم محمد اسلم صاحب صابر
۸-۵۳ تا ۹-۰۰	نظم	" چوہدری شبیر احمد صاحب
۹-۰۰ تا ۹-۱۵	سیرت صحابہ سیدنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	" " " "	" قریشی نور الحق صاحب تنویر
۹-۳۰ تا ۹-۵۰	صد سالہ جوبلی کے شیریں ثمرات	" مسعود احمد صاحب جہلمی
۹-۵۰ تا ۱۱-۰۰	ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار دیا پنج نوبت بیعتین الٰہی کی راہنمائی کی	(اس کا انتظام مکرم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد مقامی کی بناء پر اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کریں گے۔ زیر صدارت مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ
۱۱-۰۰ تا ۱۲-۴۵	مجلس شوریٰ	
۱۲-۵۰ تا ۲-۴۵	طعام	
۳-۴۵ تا ۳-۰۰	نماز ظہر و عصر	

(اجلاس سوم)

۳-۰۰ تا ۳-۸	تلاوت قرآن کریم	مکرم قاری عاشق حسین صاحب
۳-۸ تا ۳-۱۵	نظم	" مبارک احمد صاحب تالپور
۳-۱۵ تا ۳-۳۰	درس قرآن کریم	" مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر
۳-۳۰ تا ۴-۱۵	سیرت صحابہ رضوان اللہ علیہم	
	ا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب	" غلام باری صاحب سیف
	ب۔ " مفتی محمد صادق صاحب	" مرزا عبد الحق صاحب
	ج۔ " حکیم فضل الرحمٰن صاحب	" مولانا نسیم سیفی صاحب
۴-۱۵ تا ۵-۰۰	اجلاس قائدین کرام مجلس عاملہ مرکزیہ و ناظمین اصلاح و زعماء اضلاع زیر اہتمام قائد عمومی زیر اہتمام مکرم قائد صاحب صحت جسمانی	
	ورزشی مقابلے	
۵-۰۰ تا ۵-۲۰	نماز مغرب و عشاء	
۵-۲۰ تا ۷-۳۰	وقفہ برائے طعام	

(اجلاس چہارم)

۷-۳۰ تا ۷-۳۸	تلاوت قرآن کریم	مکرم بشارت احمد صاحب بشیر
۷-۳۸ تا ۷-۴۵	نظم	" محمد اسلم صاحب صابر
۷-۴۵ تا ۸-۰۰	انصار اللہ کی ذمہ داریاں	مکرم سید احمد علی شاہ صاحب
۸-۰۰ تا ۸-۳۰	حضور کے حالیہ دورہ کے تاثرات	" چوہدری محمد انور حسین صاحب
۸-۳۰ تا ۱۰-۳۰	نمائش تصاویر	زیر اہتمام مکرم قائد صاحب اصلاح وارشاد

۳۰ اخاء / اکتوبر ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء بروز اتوار

۴-۱۵ تا ۵-۰۰	نماز تہجد	مکرم صوفی غلام محمد صاحب
۵-۰۰ تا ۵-۳۵	نماز فجر	" " " "

(اجلاس اوّل)

۵-۳۵ تا ۵-۵۰	درس قرآن کریم	مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر
۵-۵۰ تا ۶-۰۰	" حدیث	" " بشیر احمد صاحب قمر
۶-۰۰ تا ۶-۲۰	ملفوظات	" سید عبد الحی شاہ صاحب
۶-۲۰ تا ۶-۳۵	قیام پاکستان کیلئے جماعت احمدیہ کی خدمات	" چوہدری حمید نصر اللہ خانصاحب
۶-۳۵ تا ۶-۵۰	ممالک بیرون کے نومسلموں کے ایمان افروز واقعات	" لئیق احمد صاحب طاہر
۶-۵۰ تا ۷-۳۵	ذکر حبیب	(زیر اہتمام قائد صاحب تعلیم) مکرم بریگیڈیر وقیع الزمان صاحب
۷-۳۵ تا ۸-۴۵	وقفہ برائے ناشتہ	

(اجلاس دوم)

۸-۴۵ تا ۸-۵۳	تلاوت قرآن کریم	مکرم مولوی عبد العزیز صاحب
۸-۵۳ تا ۹-۰۰	نظم	" چوہدری اعجاز احمد صاحب کراچی
۹-۰۰ تا ۱۰-۰۰	مجلس سوال و جواب	(زیر اہتمام قائد صاحب اصلاح وارشاد) ارکان بورڈ (۱) مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب (۲) مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد (۳) مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب (۴) ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب (۵) مکرم شیخ مجیب الرحمٰن صاحب
۱۰-۰۰ تا ۱۱-۰۰	خطاب صدر	صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۷	تلاوت قرآن کریم	مکرم لئیق احمد صاحب طاہر
۱۱-۷ تا ۱۱-۱۵	نظم	" چوہدری شبیر احمد صاحب
۱۱-۱۵ تا ۱۱-۲۵	نظم	" ثاقب زیروی صاحب
۱۱-۲۵ تا	تقسیم انعامات و اسناد خوشنودی خطاب عہد۔ دعا	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی جائیگی۔

نوٹ ۱۔ یہ اجتماع پرائیویٹ احاطہ میں منعقد ہو رہا ہے (۲) صدر مجلس کی منظوری سے پروگرام میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اختلاف قوم کو کمزور کر دیتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (۸/۴۷)

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہا کرو اور آپس میں اختلاف نہ کیا کرو اگر ایسا کرو گے تو دل چھوڑ بیٹھو گے اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی اور صبر کرتے رہو اللہ یقیناً صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے۔ (نظارت اصلاح وارشاد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے کہ:

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ جات کی وصولی آئندہ چار سال میں ۲۸ فروری ۱۹۸۷ء تک مکمل کر لی جائے۔

اب وصولی کا دسواں مرحلہ جا رہا ہے اس مرحلہ کے اختتام سے قبل یعنی ۲۸ فروری ۱۹۸۴ء تک کل بقایا جات کا کم از کم ۱/۴ حصہ وصول ہو جانا چاہیئے۔

امید ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے عہدیداران اس ضمن میں اپنی کوششیں تیز سے تیز تر کر دیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

یوم تحریک جدید

یوم تحریک جدید میں مندرجہ ذیل باتوں کا جائزہ لیں:۔

(۱) گزشتہ سال کی نسبت سال رواں کے وعدے کم از کم ڈیوڑھے ہوں۔

(۲) ۳۱ اکتوبر سے قبل وصولی کو سو فی صد کرنے کی بھرپور کوشش

اس قسم کی خوشکن رپورٹیں بھجوانے والی جماعتوں کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ (وکیل المال اوّل)

پتہ درکار ہے

مکرمہ رضیہ طاہرہ صاحبہ زوجہ نصیر احمد صاحب ناصر شاہد وصیت نمبر ۱۲۵۴۱ سابق سکونت دارالیمن ربوہ۔ کا پتہ درکار ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھے تو اپنے موجودہ مکمل ایڈریس سے دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (ایدہ اللہ) کا ارشاد اور احباب جماعت کا فرض

(از مکرم عباد اللہ گیانی منیجر الفضل)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مبارک دور کے پہلے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کی تقریر میں احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ آئندہ جلسہ سالانہ تک الفضل کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچا دیں۔ یہ کوئی مشکل یا کٹھن کام نہیں۔ صرف احباب جماعت کے تعاون اور توجہ کی ضرورت ہے۔

خاکسار کی جملہ امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اصلاح وارشاد اور مربی حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ منصوبہ بندی کر کے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔ ہر جماعت الفضل کی اپنی موجودہ تعداد کو دوگنا کر دے تو یہ تعداد آسانی سے پوری ہو سکتی ہے اور ہم اپنے پیارے اور مقدس امام ایدہ اللہ کی اس خواہش کو پورا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے کہ ہم آئندہ جلسہ سالانہ تک الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچا دیں اور اپنے رب العزت کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

پورا ہو گیا اس لئے کہ انہوں نے (مظالم) پر صبر کیا تھا۔

اَلْعَرْضُ لِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ (البقرہ ۱۴۳) کی رو سے مشرق اور مغرب اللہ ہی کے لئے ہیں وہی مشرق کا بھی مالک ہے اور مغرب کا بھی اور اس کی ملکیت اس امر کو مستلزم ہے کہ اس کی بھیجی ہوئی صداقت مشرق میں بھی غالب آئے اور مغرب میں بھی غالب آئے اور پورے کرۂ ارض پر اس کے پسندیدہ دین یعنی اسلام کی شکل میں حق کو دائمی غلبہ حاصل ہو۔ باطل اگر غلبہ پاتا ہے تو اس کا غلبہ محض وقتی اور عارضی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت حق بہرحال غالب آ کر رہتا ہے۔ دنیا کتنا ہی ظلم کرے اور اہل حق کی راہ میں کتنی ہی مزاحم ہو وہ حق کے غلبہ کو روکنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند اور غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر حق کو غالب کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے اور اس نے حق کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے مشرق ومغرب کے دروازے کھول دیئے ہیں اور اب تو مغرب کے علاوہ مشرق میں بھی غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مغرب اور مشرق میں اسلام کو غالب کر کے لِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ کی صداقت کو روز روشن کی طرح عیاں کر دکھائے گا۔ اس لئے کہ ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ۔

مستعد اور نمایاں قربانیاں کرنیوالی جماعتیں

جو جماعتیں اپنے مقررہ ٹارگٹ کو ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء تک حاصل کر لیں۔ وہ اگر دیگر قواعد کو بھی پورا کر لیں۔ تو تحریک جدید سے بطور انعام گرانٹ کی مستحق قرار پاتی ہیں۔ ایسی جماعتوں کی یاددہانی کے لئے عرض ہے کہ ۳۱ اکتوبر ۸۳ء سے قبل اپنے مجموعی وعدہ جات کی ۱۰۰ فیصد ادائیگی کر کے اور ٹارگٹ پورا کر کے گرانٹ کے لئے زیر غور فہرست میں شمولیت فرمائیں نیز وصول شدہ رقم بروقت داخل خزانہ کروائیں۔ (قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قلیل المیعاد ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کیلئے زیر دستخطی کو اے سی پائپ مینوفیکچرنگ فرموں سے مورخہ ۱۹۸۳-۱۱-۷ کو ۱۱ بجے قبل از دوپہر ایٹم ریٹ / فیصد ریٹ سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر اسی روز اسی وقت حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے بذریعہ ڈاک یا بذریعہ تار کوئی ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔ زرضمانت بصورت ڈپازٹ ایٹ کال ہر ایک ٹنڈر کے ساتھ آنا لازمی ہے۔ ورنہ ٹنڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔

دستاویزات ٹنڈر ڈویژنل ہیڈ کلرک دفتر ہذا سے خواہشمند حضرات دفتری کام کے ایام میں از مورخہ یکم نومبر ۱۹۸۳ء تا چھ نومبر ۱۹۸۳ء تک مجوزہ فیس (ناقابل واپسی) ادا کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔

زیر دستخطی بغیر وجہ بتائے کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کرنے کے مجاز ہونگے

نمبر شمار	کام کا نام	زر تخمینہ	زر بیعانہ	مدت تکمیل کام
۱	شہری توسیعی منصوبہ آب رسانی لالیاں ضلع جھنگ جھیا کرنا، لگانا، جوڑنا اور ٹسٹ کرنا "ڈ" اندرونی قطر "سی" کلاس اے سی پائپ برائے رائزنگ مین	۱۷,۷۰,۰۰۰/-	۳۵,۴۰۰/-	۶ (چھ) ماہ

میاں محمد امین

IPL-8428 مہتمم انجینئر محکمہ تعمیرات صحت عامہ جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسری قومی یوتھ باسکٹ بال چیمپئین شپ میں

فیصل آباد ڈویژن کی حیران کن کامیابی

رپورٹ: مکرم قمر احمد عطاء صاحب

پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے زیر اہتمام تیسری قومی یوتھ باسکٹ بال چیمپئین شپ گذشتہ دنوں حیدر آباد میں منعقد ہوئی جس میں ملک بھر سے ڈویژنل ٹیموں کے علاوہ سابقہ چیمپئین پاکستان ریلویز کی ٹیم نے بھی شرکت کی۔ مشہور ٹیموں میں کراچی ڈویژن، لاہور ڈویژن، سرگودھا ڈویژن اور ملتان ڈویژن کی ٹیمیں شامل تھیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ فیصل آباد ڈویژن کی ٹیم نے ڈویژن بننے کے بعد پہلی مرتبہ کسی ٹورنامنٹ میں حصہ لیا۔ لیکن اس چیمپئین شپ میں حیران کن کارکردگی کا مظاہرہ کر کے تمام ٹیموں کو شکست دی۔

فیصل آباد کے ضمیر احمد اللہ اور عدیل مصطفےٰ نے اپنی ٹیم کے ہر میچ میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کیا اور انفرادی طور پر پچیس تیس پوائنٹس سکور کرتے رہے۔ ان کے علاوہ دیگر کھلاڑیوں میں ظرافت پاشا، ہود احمد، ندیم احمد اور قمر الدین نے بھی بہت اعلیٰ کھیل اور ٹیم ورک کا مظاہرہ کیا۔ ٹیم کے باقی کھلاڑیوں میں نصیر انعیم اور مبشر شامل تھے۔ فیصل آباد ڈویژن نے شروع سے آخر تک نہ صرف اپنے تمام میچ جیتے بلکہ بڑے واضح فرق سے ٹیموں کو شکست دی ان کا سکور کارڈ یوں رہا۔ حیدر آباد ڈویژن کو ۲۷ پوائنٹس، پشاور کو ۲۱ پوائنٹس، ریلویز ۲۴ پوائنٹس، سرگودھا ۳۰ پوائنٹس سے شکست دی اور پھر سیمی فائنل میں کراچی ڈویژن کو ۲۷ پوائنٹس کے فرق سے ہرا دیا اور فائنل میں لاہور کو ۳۸-۴۲ سے شکست دی۔ اس طرح انہوں نے اس چیمپئین شپ میں تمام میچ جیتنے کا ریکارڈ بھی قائم کیا۔

اس بات کا ذکر بہت ضروری ہے کہ فیصل آباد ڈویژن کے ان نوجوان کھلاڑیوں نے نہ صرف اس نئے ڈویژن کا نام روشن کیا بلکہ ضلع جھنگ کے قصبہ ربوہ کا نام روشن کیا ہے جس نے پاکستان کے باسکٹ بال کے لئے نامور کھلاڑی پیدا کئے ہیں جن میں سے بہت سے اب بھی قومی ٹیم میں شامل ہو کر ملک کی خدمت کر رہے ہیں اور دیگر بے شمار مختلف سطح پر ملک میں باسکٹ بال کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ موجودہ فیصل آباد یوتھ باسکٹ بال ٹیم کے اکثر کھلاڑیوں کا تعلق ضلع جھنگ کے اسی قصبہ ربوہ سے ہے۔ یہاں کے کھلاڑی اس سے قبل سرگودھا ڈویژن کی جانب سے کھیلتے ہوئے ملکی ٹورنامنٹ میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے رہے۔ ملک کا سب سے شاندار اور اعلیٰ ترین ٹورنامنٹ آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ بھی یہاں ہر سال منعقد ہوتا ہے۔ جس میں نامور ٹیموں کے علاوہ ملک کے کونے کونے سے ٹیمیں شرکت کرتی ہیں۔

فیصل آباد ڈویژن کو ان نوجوان کھلاڑیوں پر فخر ہے اور توقع ہے کہ یہ کھلاڑی آئندہ بھی ایسے ہی شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے رہیں گے۔ اس یوتھ ٹیم کے کوچ چوہدری محمد علی تھے جن کی خدمات باسکٹ بال کے کھیل کے لئے ڈویژن اور صوبائی سطح کے علاوہ ملکی اور قومی سطح پر کبھی بھلائی نہیں جا سکتیں۔ اس یوتھ ٹیم نے بھی یہ انتہائی شاندار کامیابی انہی کی بہترین کوچنگ کے نتیجہ میں حاصل کی ہے۔

(بحوالہ روزنامہ مشرق ۱۰ ستمبر ۱۹۸۳ء سپورٹس ایڈیشن صفحہ آخر)

خوشخبری
آپکے بچوں کیلئے اعلیٰ اور معیاری درسگاہ
"ماڈرن ایجوکیشن سکول"
فون نمبر ۶۱۲
محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی طرف سے منظور شدہ ربوہ کا پہلا انگلش ادارہ
رجسٹرڈ نمبر ۱۵۰۰/RP منظور شدہ نمبر ۴۸۱-۹۱۱

نرینہ اولاد سے محروم لے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کے لئے
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۷۲۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ فون نمبر ۵۵۸